Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 1 (Jul-Sep 2023)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Islamic Manners and Contemporary Problems of Mixing Mardouzin in the Light of Quran & Hadiths of the Prophet (ﷺ)

اختلاط مردوزن کے اسلامی آداب اور عصری مسائل قرآن واحادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں جائزہ

Published:
September 30, 2023

Ansa Hanif
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.
Email: ansahanif65@gmail.com

Tehmina Kanwal
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur
Email:tehminakanwal3@gmail.com

Shabnam Ashiq
M Phil Scholar, Department of Islamic Studies,NCBA&E Bahawalpur Campus
Email: shabnamashiq63@gmail.com

Abstract

The Islamic Shari'ah exhibits a distinctive characteristic: it formulates rulings by considering various aspects of a matter, weighing each aspect according to its significance, limitations, and restrictions. This comprehensive approach becomes evident when analyzing the Shari'ah's

OPEN ACCESS
CC BY

directives on the interaction between male and female individuals.

It is undeniable that a natural attraction exists between both sexes, compelling them towards one another, and fostering a natural desire for connection. Without appropriate boundaries and manners to govern this innate attraction, unrestrained interactions between both sexes can lead to moral chaos in society. This unchecked behavior can result in the predominance of baser human instincts, leading to the degradation of moral and societal values.

Conversely, it is crucial to acknowledge that women, due to their natural inclinations, cannot shoulder certain societal responsibilities on par with men. Consequently, women often depend on men for protection and various social rights. Throughout human history, this has left women as a class vulnerable to abuse, oppression, and exploitation, with formal ideologies and justifications devised to curtail their social rights in many civilizations.

Islamic Shari'ah seeks to strike a balance in these various dimensions. While recognizing the fundamental and legitimate attraction and desire between the sexes, it imposes limits and manners on these interactions. It sanctions marriage as the legitimate means to address this attraction and condemns secret companionship or

unrestricted sexual intercourse as unethical. Moreover, it provides ethical guidelines and precautions for interactions between genders and delineates boundaries to govern these interactions at every level.

Keywords: Manners, Contemporary Problems, Mixing Mardouzin, Prescribe, Determines, Societies and Civilizations, Ideologies, Fundamentally, Islamic Shari'ah

اسلامی شریعت کا مزاج یہ ہے کہ وہ کسی معاملے کے صرف ایک پہلو کو مد نظر رکھ کر احکام طے نہیں کرتی، بلکہ تمام متعلقہ پہلوؤں کی پوری رعایت کرتے ہوئے اور ہر ہر پہلو کو اس کی اہمیت کے لحاظ سے وزن دیتے ہوئے حدود اور پابندیوں کا تعین کرتی ہے۔ مرد وزن کے اختلاط کے حوالے سے احکام شرعیہ کے مجموعی مطالعے سے بھی یہی نکتہ واضح ہوتا ہے۔

اختلاط کی تعریف:

اِخْتِلَاط :كلمة أصلها الاسم) اِخْتِلاطٌ (في صورة مفرد مذكر وجذرها) خلط (وجذعها)اختلاط)"۔1

خالَطَه مُخالَطةً وخِلاطاً، مل جل کر رہنا، ساتھ رہنا۔ میل جول رکھنا، صحبت رکھنا، راہ ورسم رکھنا، ربط ضبط رکھنا۔ مخلوط ہونا، مل جانا۔

مِلنا۔ ربط۔ ضبط۔ میل جول۔ پیار۔ اخلاص۔ میل ملاپ"۔ 2

اصطلاحی مفہوم

CC BY

اختلاط کسی مرد کا ایسی عورت کے ساتھ اکٹھے ہونا جو محرم نہ ہو، یا کئی ایک مردوں کا کئی عورتوں کے ساتھ ایک ہی جگہ میں جمع ہونا جہاں پر ایک دوسرے پر نگاہ دوڑانے، اشارات کرنے اور گفتگو کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ بہر حال مرد کا غیر محرم عورت کے ساتھ کسی بھی حالت میں جمع ہونا اختلاط کہلاتا ہے۔

حکم نکاح از روئے قرآن

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ"۔3

تو ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہارے لیے پسندیدہ اور حلال ہوں۔

حکم نکاح از روئے حدیث

حضور نبی اکرم ﷺ نے احادیث مبارکہ کے ذریعہ بھی نکاح کی ترغیب فرمائی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءةَ فَلْيَتَزَوَّجْ. فَإِنَّهُ اَغَضَّ لِلبَصَرِ، وَاحْصَنُ لِلْفَرْجِ. وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ"۔4

اے جوانو! تم میں سے جو شخص گھر بسانے کی استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کرلے کیونکہ نکاح سے نظر نہیں بہکتی اور شرم گاہ محفوظ رہتی ہے اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ روزے اس کی شہوت کو کم کر دیتے ہیں۔

ازدواج

اسلام میں نگاہ کرنے کے حوالے سے مرد کے لئے حکم پہلے آیا ہے اور عورت کے لئے بعد میں آیا ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

نگاہ کرنا دو طرح کا ہوتا ہے۔ایک نگاہ وہ ہے جو محرم پر کی جائے اور ایک نگاہ وہ ہے جو نامحرم پر کی جائے،اور اس میں بھی دو اقسام پائی جاتی ہیں۔

1۔لذت کی نگاہ

2۔بغیر لذت کی نگاہ

لذت کی نگاہ صرف ہمسر کے لئے جائز ہے جب کہ باقی سب کو اگر لذت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ حرام ہے۔

جہاں تک تعلق ہے بدن پر نگاہ کرنے کا تو وہ چاہے لذت کے قصد سے ہو یا بغیر لذت کے، حرام ہے۔

عورت کا پردہ

اللہ نے عورت کو خوبصورت اور ظریف بنایا ہے، یہ خصوصیت اس بات کا موجب بنتی ہے کہ مرد عورت کی طرف نگاہ کرتا ہے اور متوجہ ہوتا ہے۔اس لئے عورت کو چاہیئے کہ آج کے مخلوط معاشرے میں وہ اپنی حفاظت کرے تا کہ نامحرم کی حرام نگاہ سے بچ سکے۔دو صفات حیا اور عفت بہترین اوزار ہیں حفاظت کے لئے اور یہ عورتوں کے لئے نعمت ہے جسے عورتوں کو مردوں کی نسبت زیادہ دیا گیا ہے،حیا اور عفت کا مطالبہ یہ ہے کہ عورت خود کو ڈھانپ کر باہر معاشرے میں قدم رکھے اور حجاب اسلامی کی رعایت کرے۔

خاندان کی حرمت کی حفاظت کے لئے تمام گھر والوں کا وظیفہ ہے کہ حجاب کی رعایت کی جائے۔اس سے بے توجہی خاندان کی حرمت کی طرف ناپاک نگاہ کا موجب بنتی ہے۔

قرآن کریم میں فوائد حجاب کو بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ حجاب پاکدامن عورت کو ناپاک عورتوں سے جدا کرتا ہے۔

CC BY

حجاب عورت کی شخصیت کی حفاظت، جوانوں کو منحرف ہونے سے بچانے اور فساد سے بچنے کا ایک ذریعہ ہے جو اسلام نے بتایا ہے۔ بغیر کسی شک کے حجاب مسلمات اسلام میں سے ہے اور تمام فقہاء اسلام کا اس پر اتفاق ہے اور ہر حالت میں بد حجابی اور بے حجابی شریعت مقدسہ کے خلاف ہے۔ حجاب ضروریات دین میں سے ہے اور اسے قرآن سے لیا گیا ہے اور تمام مذاہب اسلامی اسے قبول کرتے ہیں۔

رشتوں میں اختلاط:

مردوں اور عورتوں کے آپس میں میل جول کے لئے اسلام نے کچھ آداب مقرر کئے ہیں انہی آداب کو اسلام کا تصور حجاب کہا جاتا ہے۔

کسی بھی خاتون کے اعتبار سے تمام مردوں کو تین حلقوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حلقہ: قریب ترین رشتہ داروں کا ہے جن سے کسی خاتون کا ہر وقت بے تکلفانہ میل جول ہو تا ہے۔ مثلاً شوہر، بیٹے، بیٹیاں، بھائی، باپ، خسر، دادا، نانا، چچا، بھتیجا، بھانجا وغیرہ وغیرہ

دوسرا حلقہ :ان رشتہ دار خاندانوں اور دوستانہ تعلق رکھنے والے خاندان کا ہے جن سے غمی شادی اور سوشل تعلقات میں میل ملاقات کی ضرورت اکثر و بیشتر پڑتی ہے۔ گویا اس میں دور و نزدیک کے وہ سب رشتہ دار اور دوست گھرانے آجاتے ہیں جن سے کوئی گھرانہ اپنا خاندانی تعلق رکھنا چاہتا ہو۔ ایک خاتون کے لئے اس میں وہ مرد بھی شامل ہیں جن سے اس کا دینوی معاملات و کاروبار میں تعلق ہو۔ مثلاً کسی دفتر یا ادارے میں اکٹھے کام کرنے والے ملازمین، استاد شاگرد، کلاس فیلو، بعض قریبی ہمسائے، ڈاکٹر، ایک ہی گاڑی یا جہاز میں سفر کرنے والے، گھریلو ملازم وغیرہ۔

تیسرا حلقہ: ان مردوں کا ہے جن سے کسی خاتون کا عام حالات میں کوئی تعلق نہ بنتا ہو۔

قرآن وحدیث میں ان کے متعلق احکام۔ محرم اور غیر محرم رشتے۔

محرم

OPEN ACCESS
CC BY

محارم یعنی وہ اشخاص جن سے عورت کو پردہ نہیں ہے وہ یہ ہیں:

شوہر	باپ	ماموں	سسر
بیٹا	پوتا	نواسہ	شوہر کا بیٹا
داماد	بھائی	چچا	بھتیجا
بھانجا	مسلمان عورتیں	کافر باندی	ایسے مدہوش جن کو عورتوں کے بارے میں کوئی علم نہیں۔

نامحرم

نامحرم رشتہ دار یعنی وہ رشتہ دار جن سے پردہ فرض ہے، وہ درج ذیل ہیں:

خالہ زاد	ماموں زاد	چچازاد	پھوپھی زاد
دیور	جیٹھ	بہنوئی	نندوئی
خالو	پھوپھا	شوہر کا چچا	شوہر کا ماموں
شوہر کا خالو	شوہر کا پھوپھا	شوہر کا بھتیجا	شوہر کا بھانجا

اسی طرح جگہوں کے حوالے سے بھی ایک خاتون کیلئے تین حلقے بن جاتے ہیں:

اول حلقہ: سب سے مرکزی حلقہ اس کا اپنا گھر اور اس کے بیٹوں، بیٹیوں، باپ، دادا، خسر، چچا، بھتیجے اور بھانجے وغیرہ کا گھر ہے۔

دوسرا حلقہ: اس میں باقی رشتہ دار خاندانوں اور خاندانی دوستوں کے گھر اور اور وہ جگہیں بھی شامل ہیں جہاں کسی خاتون کو کام کرنا پڑتا ہو، مثلاً تعلیمی ادارہ، کاروباری ادارہ، ہسپتال، ہوٹل، ریسٹورانٹ، گاڑی، جہاز، وغیرہ۔

تیسرا حلقہ: ان جگہوں کا ہے جو کسی خاتون کے لیے نئی، انجانی اور غیر محفوظ ہوں۔

OPEN ACCESS
CC BY

ان تمام کیٹیگریز اور حلقوں کے لئے اسلام نے ایسے معقول آداب سکھائے ہیں جن سے ایک طرف کسی خاتون کی زندگی میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو اور دوسری طرف معاشرہ بدکاری سے محفوظ رہے۔ چنانچہ پہلے ہم مردوں کے حلقوں کے حوالے سے قرآن مجید کی ہدایت بیان کریں گے۔

اسلام نے اختلاط مردوزن کے درج ذیل آداب سکھائے ہیں:

- ایک دوسرے کے گھروں میں جانے کی ضرورت پیش آجائے تو بے دھڑک اور بے پوچھے اندر داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ پہلے اجازت مانگنی چاہیے۔
- نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ اجازت عین گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اور اندر جھانکتے ہوئے نہیں مانگنی چاہیے، اس لیے کہ اجازت مانگنے کا حکم تو دیا ہی اس لیے گیا ہے کہ گھر والوں پر نگاہ نہ پڑے۔
- عورتیں اور مرد ایک دوسرے سے اپنی نظریں بچا کر رکھیں۔ نگاہوں میں حیا ہو اور مرد و عورت ایک دوسرے کے حسن و جمال سے آنکھیں سینکنے، خط و خال کا جائزہ لینے اور ایک دوسرے کو گھورنے سے پرہیز کریں۔ نہ وہ باہم نگاہ بھر کر دیکھیں اور نہ اپنی نگاہوں کو ایک دوسرے کو دیکھنے کے لیے بالکل آزاد چھوڑ دیں۔ اس طرح کا پہرا اگر نگاہوں پر نہ بٹھایا جائے تو نبی ﷺ کے الفاظ میں یہ آنکھوں کا زنا ہے۔
- عورت و مرد کا اختلاط ناجائز ہے۔ اور جہاں مرد و عورت کی باہمی اختلاط اور بے پردگی کی محفل جمی ہو وہاں شریف زادیوں کا شرکت کرنا جائز نہیں ہے۔
- بے پردگی اور بے راہ روی کے خلاف آواز بلند کرنا ہر مؤمن و مؤمنہ کا شرعی فریضہ ہے۔
- عورتوں کی محفل و مجلس میں نامحرم مرد کا داخل ہونا یا نامحرموں کا مدعو کرنا کہ جہاں پردہ دار بی بیوں کی خاص نشست ہونا جائز ہے۔

قرآن میں عورت کے لیے حکم:

OPEN ACCESS
CC BY

(زیب وینت، تیز خشبو کا لگانا، لباس کا درست ہونا، بلوغت میں پردہ، غیر محرم سے گفتگو سے اجتناب)

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔5

مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانوں! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

مرد اور عورت کے درمیاں کلام اور گفتگو کی حدود

آج کے معاشرے میں جہاں مرد اور عورت مل کے کام کرتے ہیں کسی ادارے میں ہو یا کسی بازار میں گفتگو کرنی پڑتی ہے، مگر اسلام نے کچھ خاص حدود بتائی ہیں کہ جن کا خیال کرتے ہوئے ہم نامحرم سے فقط کام کے سلسلے میں بات کر سکتے ہیں۔

عورت اور مرد کے درمیان پردہ اور فاصلے کا ہونا ضروری ہے، اگر ایسا نہ ہو اور آوارگی کے ساتھ رہنے سہنے کو اگر کھلی چھوٹ دی جائے تو جنسی خواہشات بھڑکیں گی، جسکا نقصان اس معاشرے کو اٹھانا پڑے گا۔[6]

OPEN ACCESS
CC BY

عورت کا بازار جانا:

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی شخص نے سوال کیا: یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کو کون سے علاقے محبوب ہیں اور کون سے علاقے مبغوض (ناپسند)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں، میں جبرائیلؑ سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ پھر جبرائیلؑ نے آپ ﷺ کو خبر دی:

اِنَّ اَحَبُّ الْبِقَاعِ اِلَی اللہِ الْمَسَاجِد وَ اَبْغَضُ الْبَقَاعِ اِلَی اللہِ الْاَسْوَاقِ۔7

بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب علاقے مسجدیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ ناپسند جگہیں بازار ہیں۔

عورت کا مندرجہ ذیل پہلوؤں کی وجہ سے بازار جانا جو کہ دور حاضر کا ایک اہم مسلہ ہے۔ مثلاً

عورت بازار جانا، دیکھا دیکھی، جماعت بناکر، مردوں کی خریداری کو ناقص کہنا، خود سے جانے کو بہتر قرار دینا، رنگین دنیا کی سیر کی خواہش کرنا۔

عورت اگر اکیلی ہے تو بھی اور اگر خاوند ہے تو بھی اسکے احکام باپردہ کے ہی ہیں جیسا کہ قرآن مجید مندرجہ بالا آیات میں ذکر ہو چکا ہے۔

عورت کا مسجد جانا:

بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب علاقے مسجدیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ ناپسند جگہیں بازار ہیں۔

مسجد میں خوشبو لگا کر نماز کی ادائیگی کی ممانعت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

OPEN ACCESS CC BY

حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَلْقَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْبُسْرِبْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدَنَّ مَعَنَا الْعِشَاءَ ۔8

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" جس عورت نے خوشبو کی دھونی لی ہو' وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں شریک نہ ہو۔

خوشبولگانے سے غسل کا حکم:

سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ وَجَدَ مِنْهَا رِيحَ الطِّيبِ يَنْفَحُ وَلِذَيْلِهَا إِعْصَارٌ، فَقَالَ: يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ جِئْتِ مِنَ الْمَسْجِدِ ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: وَلَهُ تَطَيَّبْتِ ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ حِبِّي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ لِامْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِهَذَا الْمَسْجِدِ حَتَّى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ ۔9

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک عورت ملی انہوں نے اس سے عطر کی خوشبو محسوس کی اور اس کی چادر کا پلو غبار بھی اڑاتا آرہا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا: اے جبار کی بندی! بھلا تو مسجد سے آئی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: تو کیا اسی کے لیے تو نے خوشبو لگائی تھی؟ کہنے لگی' ہاں۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے محبوب ابو القاسم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے:" جو عورت اس مسجد کے لیے خوشبو لگا کر آئے اس کی نماز قبول نہیں حتیٰ کہ واپس جائے اور اس اہتمام سے غسل کرے جیسے کہ وہ جنابت سے کرتی ہے۔

عورت کی مسجد میں صف بندی:

سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

OPEN ACCESS
CC BY

"حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا"۔

"جریر نے سہیل سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں کی بہترین صف پہلی اور بدترین صف آخری ہے جبکہ عورتوں کی بہترین صف آخری اور بدترین صف پہلی ہے"۔

مذکورہ بالا حدیث شریعت کی اختلاط کی ممانعت کیلئے بہت بڑی دلیل ہے، کہ جتنا مرد خواتین کی صفوں سے دور ہو گا اتنا ہی افضل ہو گا، اور جتنی ہی عورت مردوں کی صفوں سے دور ہو گی اتنی ہی افضل ہو گی۔

مسجد میں عورت کے لیے الگ دروازہ:

وقتہ نمازوں کی طرح جمعہ کے دن بھی عورتیں خطبہ سننے کے لیے مسجد جایا کرتی تھیں عیدوبقر عید کے موقع پر بھی عورتیں مسجد جایا کرتی تھیں اور مردوں کے ساتھ عید کی خوشیوں سے لطف اندوز ہوتی تھیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا کہ عید کے دن اپنی عورتوں اور جوان لڑکیوں کو گھروں سے باہر نکالو تاکہ وہ بھی کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ حدیث کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

"عن أُمِّ عَطِيَّةَ قالَت: «أَمَرَنَا رسولُ اللَّه صلى الله عليه وسلم أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ والأَضْحَى: الْعَوَاتِقَ والْحُيَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلَاةَ، وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ، ودَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، قُلْتُ: يا رسولَ اللَّهِ، إِحْدَانَا لا يكونُ لها جِلْبَابٌ؟ قال: «لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا"۔ 10

"اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عورتوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں گھروں سے باہر نکالیں۔ نوجوان لڑکیوں کو، حیض والی عورتوں کو اور پردہ نشیں عورتوں کو (بھی) حیض والی عورتیں نماز سے دور رہیں گی۔ لیکن خوشیوں اور دعاؤں میں شریک ہوں گی۔ میں نے کہا کہ اے حضور صلی

CC BY

اللہ علیہ وسلم !کسی عورت کے پاس چادر نہیں ہوتی وہ کیسے نکلنے ؟ آپ نے فرمایا کہ اس کی کوئی دینی بہن اسے اپنی چادر دے دے"۔

اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو تاکید تھی کہ وہ تب تک اپنی نماز کی جگہ سے نہ اٹھیں جب تک صحابیات اپنے اپنے گھروں کو نہ چلی جائیں۔11 دونوں کے لیے مسجد کے دروازے الگ الگ قائم کیے گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے جب مسجد نبوی کی بنیاد رکھی تو ایک دروازے کے بارے میں یہ فرمایا:

" لَوْ تَرَكْنَا هَذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ"۔12

"اگر ہم یہ دروازہ عورتوں کے لیے چھوڑ دیں تو کیا ہی اچھا ہو"۔

اس ارشاد کو ہم تک پہنچانے والے ابن عمر رضی اللہ عنہ فوت ہونے تک کبھی اس دروازے سے نہیں گزرے۔

ان تمام ترکاوٹوں کے باوجود مسجد میں مرد وعورت کے اس ظاہری اختلاط کو بھی پسندیدہ قرار نہیں دیا گیا اور زبان نبوت سے خواتین کو اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھنے کی ترغیب جاری ہوئی۔

نماز تراویح کا اہتمام:

فرض نماز کی الگ الگ جماعت ایک ہی مسجد میں ایک ہی وقت میں نہیں کرائی جاسکتی لیکن تراویح کی جماعت الگ الگ کرائی جاسکتی ہے۔چنانچہ اپنے عہد خلافت میں عمر رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابی حتمہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ رمضان المبارک میں مسجد کے آخری کونے میں عورتوں کو تراویح کی نماز پڑھائیں۔13

اس فاروقی حکم نامہ سے یہ بھی یہی اخذ ہوتا ہے کہ جب مردوں اور عورتوں کا عام اجتماع ہو تو عورتوں کے لیے مردوں سے ہٹ کر ایسی جگہ مقرر کی جائے گی جو ایک کونے میں ہو اور مردوں کا ادھر آنا، ان کی نظر ان تک جانا یا مردوں کی آواز کا عورتوں تک پہنچنا سہل نہ ہو۔اسی طرح خواتین کی آواز، نظر اور پہنچ مردوں تک نہیں ہو سکے گی اور وہ اختلاط سے بچ جائیں گے۔

OPEN ACCESS
CC BY

عورت کا اجنبی مردوں سے ملاقات

عَنْ سَهْلٍ قَالَ: لَمَّا عَرَّسَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ، فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلاَ قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتُهُ أُمُّ أُسَيْدٍ، بَلَّتْ تَمَرَاتٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ «فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ لَهُ فَسَقَتْهُ، تُتْحِفُهُ بِذَلِكَ"۔[14]

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے شادی کی تو انھوں نے نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کو دعوت دی، اس موقع پر کھانا ان کی دلہن ام اسید ہی نے تیار کیا تھا اور انھوں نے ہی مردوں کے سامنے کھانا رکھا۔ انہوں نے پتھر کے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت کھجوریں بھگو دی تھی اور جب نبی کریم ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو انھوں نے ہی اس کا شربت بنایا اور نبی کریم ﷺ کے سامنے تحفہ کے طور پر پینے کے لیے پیش کیا۔

فقہائے مذاہب کے اقوال واحکام

جمہور فقہائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی مرد کا اجنبیہ عورت کے ساتھ خلوت و تنہائی میں ملاقات کرنا جہاں اس عورت کا شوہر یا محرم نہ ہو حرام وناجائز ہے خواہ فتنہ کا خوف ہو یا نہ ہو۔

مذہبِ حنفی۔ فقہائے احناف کے یہاں مرد وعورت کا ایک ساتھ ایسی خلوت وتنہائی میں ملاقات کرنا جو ان کے لیے فتنہ اور دوسروں کے لیے اتہام کا سبب بنے جائز نہیں ہے۔ لیکن جب خلوت نہ ہو فتنہ کا خوف نہ ہو تو عورتوں سے دینی یا دنیاوی ضرورت کے لیے ملاقات کرنا جائز ہے۔

امام شمس الائمہ محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسی (483ھ) کی مبسوط میں ہے:

رُوِيَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - كَانَ فِي خِلَافَتِهِ يَخْرُجُ إلَى بَعْضِ الْقَبَائِلِ الَّتِي كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِيهَا فَكَانَ يُصَافِحُ الْعَجَائِزَ وَلَمَّا مَرِضَ الزُّبَيْرُ- رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - بِمَكَّةَ اسْتَأْجَرَ عَجُوزًا لِتُمَرِّضَهُ فَكَانَتْ تَغْمِزُ رِجْلَيْهِ وَتُفَلِّي رَأْسَهُ وَلِأَنَّ الْحُرْمَةَ لِخَوْفِ الْفِتْنَةِ فَإِذَا كَانَتْ مِمَّنْ لَا تُشْتَهَى فَخَوْفُ الْفِتْنَةِ مَعْدُومٌ وَكَذَلِكَ إنْ كَانَ هُوَ شَيْخًا يَأْمَنُ عَلَى نَفْسِهِ وَعَلَيْهَا فَلَا بَأْسَ

OPEN ACCESS
CC BY

بِأَنْ يُصَافِحَهَا وَإِنْ كَانَ لَا يَأْمَنُ عَلَيْهَا أَنْ تَشْتَهِيَ لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَنْ يُصَافِحَهَا فَيُعَرِّضَهَا لِلْفِتْنَةِ كَمَا لَا يَحِلُّ لَهُ ذَلِكَ إِذَا خَافَ عَلَى نَفْسِهِ (15)

روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بعض ایسے قبائل میں جایا کرتے تھے جہاں آپ نے دودھ پیا تھا، وہاں آپ عمر رسیدہ عورتوں سے مصافحہ بھی کرتے تھے، اور جب مکہ میں زبیر رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو ان کی تیمارداری کیلئے ایک بوڑھی عورت کو اجرت پہ رکھا گیا، جو پاؤں دباتی اور سر سے جوئیں بھی نکالتی تھی۔ اس لیے کہ عورت سے ملنے کی حرمت کا سبب فتنہ کا خوف ہے اگر عورت ان میں سے ہے جن کی طرف رغبت ہی نہ ہو تو فتنہ کا خوف ہی معدوم ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر ملاقات کرنے والا ضعیف ہے جو اپنے آپ سے اور اس عورت سے جس سے مصافحہ کر رہا ہے (وقوع فتنہ سے) مطمئن ہے تو ایسی صورت میں مصافحہ کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اگر عورت کی طرف سے اطمینان نہ ہو کہ اس کی خواہشات بیدار ہو جائے گی تو ایسی صورت میں اس سے مصافحہ جائز نہ ہو گا بلکہ فتنہ کی وجہ سے اس سے پرہیز کیا جائے گا، اسی طرح اس مرد کا بھی عورتوں سے مصافحہ جائز نہیں ہے جو خود اپنی جانب سے مطمئن نہ ہو۔

علامہ ابن عابدین شامی (1252ھ) لکھتے ہیں:

أَنَّ الْخَلْوَةَ الْمُحَرَّمَةَ تَنْتَفِي بِالْحَائِلِ، وَبِوُجُودِ مَحْرَمٍ أَوْ امْرَأَةٍ ثِقَةٍ قَادِرَةٍ . (16)

حائل یعنی پردہ اور محرم یا کسی ثقہ ذی قدرت عورت کی موجودگی سے خلوت کی حرمت ختم ہو۔

مذہب مالکی۔ مذہبِ مالکی میں اجنبیہ عورت سے خلوت میں ملنا مطلقاً کسی قید کے حرام ہے البتہ بعض علماے مالکیہ نے فتنے کا خوف نہ ہو تو ملاقات کو حرام قرار تو نہیں دیا ہے مگر پرہیز ہی کو اولیٰ قرار دیا ہے۔

علامہ محمد بن احمد دسوقی مالکی (1230ھ) شرح کبیر میں لکھتے ہیں:

وَأَمَّا الْخَلْوَةُ بِالْأَجْنَبِيَّةِ فَمَمْنُوعَةٌ مُطْلَقًا؛ لِأَنَّ النَّفْسَ مَجْبُولَةٌ عَلَى الْمَيْلِ إِلَيْهَا (17)

OPEN ACCESS
CC BY

کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت و تنہائی مطلقا منع ہے اس لیے کہ اس کی طرف نفس کا مائل ہونا فطری امر ہے۔

مذہب شافعی۔مذہبِ شافعی میں بھی حرمت کی وجہ خوفِ فتنہ ہے یعنی مرد و عورت کا اس طرح جمع ہونا کہ فتنہ کا اندیشہ ہو یا تہمت کا خوف ہو، اور اگر فتنہ یا تہمت کا اندیشہ نہ ہو تو اجنبی عورت سے ملنے میں حرج نہیں ہے۔

امام ابوزکریا محی الدین یحی ابن شرف نووی (676ھ) لکھتے ہیں:

"والمشهور جَوَازُ خَلْوَةِ رَجُلٍ بِنِسْوَةٍ لَا مَحْرَمَ لَهُ فيهن لعدم المفسدة غالبا لان النساء يستحين مِنْ بَعْضِهِنَّ بَعْضًا فِي ذَلِكَ (18)

مذہبِ شافعی میں مشہور قول یہ ہے کہ کسی مرد کا چند ایسی عورتوں کے ساتھ جن کے ساتھ محرم نہ ہو تنہائی میں اکٹھا ہونا جائز ہے کیوں کہ ایسی صورت میں عام طور سے فتنہ نہیں ہوتا۔اس لیے بھی کہ عورتیں آپس میں ایک دوسرے سے حیا کرتی ہیں۔

فقیہ شمس الدین محمد بن ابی العباس احمد بن حمزۃ شھاب الدین رملی (1004ھ) خلوت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أَنَّ الْمَدَارَفِي الْخَلْوَةِ عَلَى اجْتِمَاعٍ لَا تُؤْمِنُ مَعَهُ الرِّيبَةُ عَادَةً بِخِلَافِ مَا لَوْ قُطِعَ بِانْتِفَائِهَا فِي الْعَادَةِ فَلَا يُعَدُّ خَلْوَةً ا ھ (19)

وہ خلوت جو حرام ہے اس کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ اجنبی مرد و عورت اس طرح تنہائی میں جمع ہوں جس میں عموماً فتنے سے اطمینان نہ ہو۔اور اگر کسی وجہ سے فتنے کا خوف ختم ہو جائے اور اطمینان ہو تو وہ خلوت نہیں ہے۔

مذہبِ حنبلی۔مذہبِ حنبلی میں بھی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت حرام ہے غلبہ فتنہ کی وجہ سے اور اگر فتنے کا خوف نہ ہو تو حرام نہیں ہے۔

CC BY

علامہ ابوالحسن علی بن سلیمان مرداوی (885ھ) لکھتے ہیں:

كما هو ظَاهِرُ الْمُغْنِي فَإِنْ كانت شَوْهَاءَ أو كَبِيرَةً فَلَا بَأْسَ لِأَنَّهَا لَا يُشْتَهَى مِثْلُهَا ([20])

علامہ ابوالحسن مرداوی مغنی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ اگر عورت بدصورت یا عمر دراز ہو تو اس کے ساتھ خلوت میں کوئی حرج نہیں ہے کیوں کہ ایسی عورت سے شہوت کا خوف نہیں ہوتا ہے۔

اسی میں ہے:

وقال ابن عَقِيلٍ لَا يَحْرُمُ النَّظَرُ إلَى وَجْهِ الْأَجْنَبِيَّةِ إذَا أَمِنَ الْفِتْنَةَ انْتَهَى ([21])

ابن عقیل کہتے ہیں کہ اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اجنبی عورت کے چہرے کو دیکھنا حرام نہیں ہے۔

علامہ عبدالرحمن بن محمد بن قاسم حنبلی (1392ھ) لکھتے ہیں:

فتحرم الخلوة بالأجنبية، ولو في إقراء القرآن، سدا لذريعة ما يحاذر من الفتنةوغلبات الطباع"۔ ([22])

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت حرام ہے اگرچہ قرآن پڑھانے کیلئے ہو، فتنہ اور غلبۂ شہوت کے راستے کو بند کرنے کیلئے۔

خلاصہ۔ سماجی ومعاشرتی زندگی میں بعض اعمال ایسے ہیں جن میں مرد وعورت دونوں کی مشارکت لازمی ہوتی ہے، مرد وعورت دونوں کے تعاون ہی سے ان کاموں کو انجام دیا جا سکتا ہے، ایسی صورت میں اسلامی حدود وآداب کی پاسداری کے ساتھ عورت کا مردوں کے ساتھ شریک ہونا جائز ودرست ہے۔

کتاب وسنت اور آثار صحابہ سے واضح ہوا کہ مسلمان عورتیں جنگوں میں اور دوسرے اعمال میں مردوں کے ساتھ شریک ہوتی تھیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

احادیث میں حرمت اسی خلوت کی وارد ہے جہاں اجنبی مرد وعورت تنہا ہو عورت کا شوہر یا کوئی محرم ساتھ نہ ہو، فتنہ یا اتہام کا سبب ہو۔

فقہاے کرام کے نزدیک بھی کسی مرد کا اجنبیہ عورت کے ساتھ خلوت و تنہائی میں ملاقات کرنا جہاں اس عورت کا شوہر یا محرم نہ ہو حرام و ناجائز ہے۔

آفس یا دوسری جگہ جہاں ایک سے زائد مرد وعورت مل کر کام کرتے ہوں وہ خلوت نہیں ہے، اسی طرح سفر میں چند مرد وعورت ہوں تو وہ بھی خلوت نہیں ہے۔

دینی جلسے یا وعظ و نصیحت کی مجلسیں جہاں پردے کا اہتمام ہو وہاں دینی مسائل سیکھنے کی غرض عورتوں کا شریک ہونا جائز و درست ہے۔

مسلمان عورتوں کے لیے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ بلاضرورت ایسی جگہوں میں جانے سے پرہیز کریں جہاں اجنبی مردوں سے اختلاط کا خوف ہو، اسی طرح تہمت کی جگہوں سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

اجنبی مرد کا عورت سے مصافحہ کے تعلق سے جمہور فقہا حضرت عائشہ صدیقہ والی صحیح حدیث کی بنیاد پر عدم جواز کا قول کرتے ہیں لیکن فقہاے احناف و حنابلہ بوڑھی عورت سے فتنہ نہ ہونے کی صورت میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے فعل سے جواز کا قول کرتے ہیں اگر چہ یہ دونوں روایت ثابت نہیں ہیں لیکن مس کا جواز قیاس کے موافق معلوم ہوتا ہے کیوں کہ فتنہ سے امن ہے۔

احتیاط اسی میں ہے کہ ہم جمہور کے مسلک پر عمل کریں ضرورت پڑنے پر فقہاے احناف کے قول پر بھی عمل کیا جا سکتا ہے۔

اسلام کے احکامات کا استعمال کرتے ہوئے مرحلہ وار اس معاشرتی برائی پر قابو پایا جا سکتا ہے:

پردہ کا حکم:

OPEN ACCESS

CC BY

اسلام آزادانہ اختلاط مرد وزن کو پسند نہیں کرتا اور اس کے سارے راستوں کو بند کر دینے کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ مردوں کو جہاں حکم دیتا ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں وہیں عورتوں کو بھی اپنے بناؤ سنگھار کو صرف محرم مردوں کے سامنے ہی ظاہر کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

نکاح کو آسان بنائیں:

خواتین کے خلاف جرائم کے اسباب اور وجوہات کی بنا پر نوجوانوں میں ایک طرح کا جنسی ہیجان اور جنون پیدا ہوتا ہے۔ ان کی جنسی حس مشتعل ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اس طرح کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ اسلام میں جنسی خواہشات کی تکمیل کا ایک بہترین ذریعہ نکاح کی صورت میں دیا گیا ہے۔ حضرت محمدؐ نے ارشاد فرمایا: "نکاح کو اتنا آسان بنادو کہ زنا مشکل ہو جائے۔" دورِ نبویؐ میں اس طرح کا معاشرہ بنادیا گیا تھا کہ زنا کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

شراب ونشہ آور ادویات پر پابندی:

شراب اور تمام نشہ آور ادویات کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ قرآن میں بھی شراب کی حرمت کا بیان آیا ہے اور احادیث مبارکہ میں بھی اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ جس چیز کی بڑی مقدار نشہ پیدا کرتی ہے، اس کی چھوٹی مقدار بھی حرام کر دی گئی ہے۔ قرآن نے شراب کو ام الخبائث کہا ہے۔ یعنی برائیوں کی ماں اور جنسی جرائم سمیت تمام سماجی برائیوں کی ایک اہم وجہ نشہ خوری ہے۔

عورت کا سماجی کردار مگر کس حد تک:

اسلام نے عورت کو اپنی تعلیم اور صلاحیت کے مطابق سماج اور تمدن کی خدمات انجام دینے کی اجازت دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں خواتین مختلف معاشی سرگرمیاں انجام دیتی رہی ہیں۔ مگر عورت پر کوئی معاشی

OPEN ACCESS
CC BY

ذمہ داری نہیں ہے، بلکہ گھر کی معیشت مرد کی ذمہ داری ہے اور اس پر یہ فرض بھی ہے کہ وہ بیوی کے اخراجات پورے کرے۔

فحاشی وعریانیت پر قدغن:

ولا تقربوا الفواحش کے حکم کے ساتھ اسلام نے تمام بے حیائیوں اور فحاشی کے کاموں سے دور رہنے کی تاکید کی ہے۔ نہ صرف زنا بلکہ گندی تصویریں، گندہ لٹریچر، گندی گفتگو، گندی فلمیں، فحش اشتہارات، حتی کہ گندے خیالات، ہر طرح کے فواحش اسلام میں سخت منع ہیں۔

نتائج

- خواتین وحضرات کے درمیان آپس میں میلان پایا جاتا ہے کچھ بھی ہو، اور جیسا بھی ماحول ہو ، اس کا مرد یا عورت جتنا مرضی انکار کرے لیکن یہ حقیقت ہے، بسا اوقات یہ میلان جائز انداز سے شروع ہو کر ناجائز تک پہنچا دیتا ہے۔
- انسان اپنی حفاظت کیلئے جتنے مرضی حفاظتی حصار قائم کر لے لیکن پھر بھی وہ شیطانی چالوں سے پر امن نہیں رہ سکتا۔
- اگر کوئی اپنے آپ کے بارے میں ضمانت دے اور جنس مخالف کے ساتھ عقلی اور شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے اس کے ساتھ تعامل کرے تو پھر بھی فریق ثانی کے احساسات، جذبات کی ضمانت نہیں دے سکتا۔
- اختلاط کسی بھی شکل میں اچھا نہیں، اسکی وجہ سے کبھی بھی توقع کئے جانے والے فوائد حاصل نہیں ہوتے، بلکہ اسکی وجہ سے فکرِ سلیم کی موت واقع ہو جاتی ہے۔
- مصلحت کو مد نظر رکھتے ہوئے اختلاط سے بچنے کیلئے وسائل کو بروئے کار لاتے ہیں، جیسے کہ مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ جگہ ، دونوں کیلئے الگ دروازے، آواز پہچانے کیلئے جدید آلات، اور تعلیم نسواں کیلئے خواتین معلمات کا بندوبست، وغیرہ۔

CC BY

- اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق اللہ سے ڈرتے ہیں، اور نظریں جھکا کر، اپنے نفس پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں۔

خلاصہ کلام:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ عورتوں اور مردوں کے درمیان اختلاط کوئی ناجائز اور گناہ کا کام نہیں ہے۔اسلام کسی ایسے معاشرہ کا تصور نہیں پیش کرتا ہے جس میں مرد کسی اور وادی میں ہوں اور عورتیں کسی اور وادی میں۔عورتوں کا دائرہ کار صرف گھر تک محدود ہو اور مردوں کا دائرہ کار صرف گھر سے باہر ہو۔مرد اور عورتیں دونوں معاشرے کا حصہ ہیں اور ان دونوں کو مل کر معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنا ہے اس لیے یہ اختلاط نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ بسا اوقات یہ اختلاط ضروری ہو جاتا ہے جب کوئی عظیم مقصد کا حصول مقصود ہو یا کسی بھلائی اور نیک کام کی انجام دہی میں دونوں کی مشترکہ جدو جہد اور باہمی تعاون کی ضرورت ہو۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس اختلاط کی وجہ سے ان دونوں کے درمیان کی حدوں کو ختم کر دیا جائے اور تمام شرعی قواعد وضوابط کو فراموش کر دیا جائے۔جیسا کہ مغربی ممالک یا غیر مسلم معاشرہ میں ہوتا ہے۔

حوالہ جات

[1].https://www.almaany.com/ur/dict/arur/%D8%A7%D8%AE%D8%AA%D9%84%D8%A7%D8%B7

[2]۔ سید احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی · سن اشاعت:1967،ج1،ص212

[3]۔ النساء:3

4 ۔ مسلم، ابوالحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (206۔261ھ / 821۔875ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی ، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن تافت نفسہ الیہ، رقم الحدیث: 1400

5 ۔ النور: 31

6 ۔ قاری صہیب احمد میر محمدی ، پردہ اور حجاب، مکتبہ بیت السلام الریاض، 2013ء، ص ۳۵

7 ۔ بزار، احمد، حاکم نے اسے صحیح کہا، بروایت جبیر بن مطعم ﷛ مختصر الترغیب والترھیب، رقم الحدیث: 1400

8 ۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی (202۔275ھ)، السنن، بیروت، لبنان: دار الفکر، 1414ھ، رقم الحدیث: 4175

9 ۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی (202۔275ھ)، السنن، بیروت، لبنان: دار الفکر، 1414ھ، رقم الحدیث: 4174

10 ۔ امام مسلم، الجامع، رقم الحدیث: 2056

11 ۔ محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری (ریاض، دار السلام للنشر والتوزیع) کتاب الصلوۃ، باب صلاۃ النِّساءِ خلف الرجال، رقم الحدیث: 875

12 ۔ ابن الحزم الأندلسي، اعلی بالآثار شرح الحل الاختصار (دمشق، ادارۃ الطاعۃ المنیریۃ،) کتاب الاذان، منایۃ منع المرأۃ والنیۃ مین حضور الصلاۃ في المسجد، ج2، ص 217

13 ۔ ابن الحزم الأندلسي، الی بالآثار شرح الحجل بالاختصار، ج2، ص 226

14 ۔ محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری، رقم الحدیث: **5182**

15 ۔ سرخسی، شمس الدین ابو بکر محمد بن اسماعیل۔ المبسوط۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ للطباعہ والنشر، 1406ھ ، ج10، ص 154

16 ۔ حصکفی، در المختار ورد المحتار، بیروت، لبنان: دار الفکر، 1386ھ ، ج6، ص 368

17 ۔ دسوقی، الشرح الکبیر، شیخ الدردیر وحاشیۃ دسوقی، ج 3، ص 435

18 ۔ الإمام النووي (یحیی بن شرف أبو زکریا النووي الدمشقي، مجموع شرح المھذب، دار الفکر، بیروت، لبنان، ج7، ص 87

OPEN ACCESS
CC BY

[19] ۔ شہاب الدین احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی شافعی (909-974ھ)، تحفۃ المحتاج شرح منہاج، دار الفکر، بیروت، لبنان، ج 35، ص 182

[20] ۔ علاء الدین علی بن سلیمان مرداوی حنبلی ، الانصاف، دار احیاء التراث العربی ،ج9،ص 314

[21] ۔ علاء الدین علی بن سلیمان مرداوی حنبلی ، الانصاف،ج8،ص 28

[22] ۔ عبد الرحمن بن محمد بن قاسم العاصمي النجدي،حاشیہ الروض،ج11،ص 213

References

1. https://www.almaany.com/ur/dict/ar‹ur/%D8%A7%D8%AE%D8%AA%D9%84%D8%A7%D8%B7
2. Syed Ahmad Dehlavi, Farhang Asafia, Development Urdu Bureau, New Delhi · Publication Year: 1967, Vol.1, P.212
3. Al Nisa,3
4. Muslim, Abul Husayn ibn al-Hajjaj ibn Muslim ibn Ward Qashiri Neshapuri (206. 261 AH / 821. 875 AD). The correct Beirut, Lebanon: Dar Ihya Al-Tarath al-Arabi, Kitab al-Nikah, Chapter Istahbab al-Nikah Liman Taft Nafsah Ilya, Number of Hadith: 1400
5. Al Noor,31
6. Qari Saheb Ahmad Mir Mohammadi, Purdah and Hijab, Maktaba Bait Salam al-Riyadh, 2013, p.35
7. Bazar, Ahmad, Hakim called it Sahih, Narrated by Jubeer Bin Mut'am, Short At-Targhib And Tarheeb, Hadith Number: 1400
8. Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath Subhastani (202. 275 AH), Al-Sunan, Beirut, Lebanon: Dar al-Fikr, 1414 AH, Number of Hadith: 4175
9. Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath Subhastani (202. 275 AH), Al-Sunan, Beirut, Lebanon: Dar al-Fikr, 1414 AH, Hadith Number: 4174.
10. Imam Muslim, Al-Jami, Number of Hadith: 2056
11. Muhammad bin Ismail al-Bukhari, Sahih al-Bukhari (Riyadh, Dar al-Salaam for distribution) Kitab al-Salwat, chapter Salat al-Nisaa' behind men, number of hadith: 875
12. Ibn al-Hazm al-Andalusi, Aali al-Atar al-Sharh al-Hal al-Akhtar (Damascus, Al-Ta'a al-Maniriyah,) Kitab al-Adhaan, Manaliyyah

CC BY

banning women and the intention in the presence of prayer in the mosque, vol. 2, p. 217
13. Ibn al-Hazm al-Andalusi, Al-Hay al-Atar, Sharh al-Hijl in brief, Vol. 2, p. 226
14. Muhammad Bin Ismail Bukhari, Sahih Al Bukhari, Number of Hadith: 5182
15. Sarkhsi, Shamsaddin Abu Bakr Muhammad bin Ismail. Al-Mabsut Beirut, Lebanon: Dar al-Marfa for Printing and Publishing, 1406 AH, Vol. 10, p. 154
16. Haskafi, Dar al-Mukhtar wa Rad al-Muhthar, Beirut, Lebanon: Dar al-Fikr, 1386 AH, vol. 6, p. 368.
17. Dasuqi, Al-Sharh al-Kabeer, Sheikh Al-Durdeer and Hashiyyah Dasuqi, vol. 3, p. 435
18. Al-Imam al-Nawawi (Yahya bin Sharaf Abu Zakaria al-Nawawi Al-Damashqi, Majum Sharh Al-Mahzab, Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon, vol. 7, p. 87
19. Shahab al-Din Ahmad bin Muhammad bin Ali bin Hajr Haytami Shafi'i (909-974 AH), Tahfat al-Muthaaj Sharh Minhaj, Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon, vol. 35, p. 182
20. Aladdin Ali bin Sulaiman Mardawi Hanbali, Al-Ansaf, Dar Ihya al-Tarath al-Arabi, Vol. 9, p. 314
21. Alauddin Ali bin Sulaiman Mardawi Hanbali, Al-Ansaf, Vol. 8, p. 28
22. Abd al-Rahman bin Muhammad bin Qasim al-Asmi al-Najdi, Hashiyyah al-Rud, vol. 11, p. 213

OPEN ACCESS

CC BY